مومن کا عقیدہ

مولف

غلامِ علی

E mail ;- ghulameali110@yahoo.com

Website ;- www.mominkaaqeeda.webs.com

facebook.com/ghulameali

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان (رجسٹرڈ)

مومن کا عقیدہ

مولف

غلامِ علی

Contact :- 0345 3028750

E mail ;- ghulameali110@yahoo.com

Website ;- www.mominkaaqeeda.webs.com

facebook.com/ghulameali

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان (رجسٹرڈ)

پیش لفظ

تمام تعریفیں ان محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے جو پیکران توحید ہیں--- جو اللہ کا مجسم ظہور ہیں---

جو اسم اللہ اور توحید کی حقیقتوں کے خالق اور مالک ہیں--- جو اللہ کی وحدت کا مظہر ہیں--- جن سے ہٹ کر کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا---

ربانیت، رحمانیت، الوہیت، وحدانیت اور معبودیت جن کے قدم چومتی ہے---

جن کے در پہ خدائی سجدہ ریز رہتی ہے--- جو اپنے غلاموں تک کو مامور کن فیکن بنا دیتے ہیں--- جو غفور و رحیم ہیں --- جو خالق صراط مستقیم ہیں--- جو مالک یوم الدین ہیں--- جو معبود برحق ہیں--- جو معبود عالمین ہیں--- جو ہم سب کے پروردگار ہیں اور ہم سب ان کے ناچیز بندے ہیں--- بس وہی قابل پرستش ہیں اور ہم سب ان کے عبادت گزار ہیں---

ہماری ہر عبادت ان معصومینؑ کے لیے ہے اور وہی ہمارے خالق و مالک حقیقی ہیں------

ساتھ ساتھ لعنت ہو تمام منکران ولایت علیؑ پر--- لعنت ہو عزاداری حسینؑ کے دشمنوں پر---

لعنت ہو ہر اس شخص پر جو فضائل معصومینؑ پر شک کرتا ہے یا معصومینؑ کے فضائل کو گھٹانے یا چھپانے کی کوشش کرتا ہے--- لعنت ہو ان تمام افراد پر جنہوں نے کسی بھی دور میں حق محمدؐ و آل محمدؐ غصب کیا--- لعنت ہو ہر دور ہر زمانے کے عمر، بکر اور عثمان پر--- لعنت ہو یزید، معاویہ اور تمام سفیانی نسلوں پر--- لعنت ہو بنی امیہ اور بنی عباس کے تمام ظالم اور جابر حکمرانوں پر--- لعنت ہو آج کے دور کے یزیدوں اور عمروں پر--- لعنت ہو تمام آل سعود پر--- لعنت ہو زنا زادے سعودی حکمرانوں پر--- لعنت ہو ہر ملا، مفتی اور مولوی پر--- لعنت ہو دہشت گرد مسلمانوں کی تمام مساجد اور مدارس پر جو دہشت گردی کے مراکز ہیں--- لعنت ہو مسلمانوں کی تمام عبادتوں پر جن میں ولایت علیؑ کا اقرار شامل نہیں ہوتا--- لعنت ہو ان نمازوں پر جو ذکر علیؑ سے خالی ہوتی ہیں--- لعنت ہو ان نمازیوں پر جو اپنی نمازوں میں ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دیتے--- لعنت ہو تمام جھوٹے لالچی حرام خور مجتہدوں اور ان کے مقلدوں پر--- لعنت ہو ان تمام اشخاص پر جو معصومینؑ کو چھوڑ کر غیر معصوم کی تقلید کرتے ہیں--- لعنت ہو ان پر جو القابات اور مناقب معصومینؑ پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور ان کو غصب کر کے اپنے لیے استعمال کرتے ہیں--- لعنت ہو ہر اس شخص پر جو غیر معصوم ہوتے ہوئے خود کو امام، رہبر، آیت اللہ، عالم، مولانا یا ولی امر کہلواتا ہے--- لعنت ہو بالخصوص شیخی، خامنہ ای، سیستانی سمیت ان تمام علمائے سو پر جو مذہب شیعہ میں بگاڑ پیدا کرنے میں مصروف ہیں--- لعنت ہو ہر اس شخص پر جو دشمنان معصومینؑ پر تبرا نہیں کرتا یا تبرا سے روکتا ہے---

اللہ کی لعنت ہو تمام ناکثین، مخالفین، کافرین، منافقین اور مقصرین پر---

بے شمار و بے حساب درود و سلام ہوں محمدؐ و آلِ محمدؐ پر

مولاؑ کے فضل و کرم سے مودتِ معصومینؑ ۲-۱، بحرالفضل اور مرگ بر مقصرین کے بعد مومن کا عقیدہ میری پانچویں کاوش کی صورت میں بارگاہِ محمدؐ و آلِ محمدؐ میں حاضر ہے۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں بھی ہم مذہب جعفریہ کے بنیادی عقاید پر ہی بات کریں گے۔ ہم ان عقاید پر بات کریں گے جن پر مسلسل مقصروں اور خارجیوں کی جانب سے حملے کیے جا رہے ہیں۔

مومن!

یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ حقیقی مومن مولاؑ کی جانب سے چنا ہوا انسان ہوتا ہے۔ مومن چاہے جس گھر جس ماحول میں بھی پیدا ہو عقیدۂ حق کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ حقیقی مومن پر گھر کا ماحول اور خاندانی عقاید کوئی اثر نہیں ڈالتے اور مولاؑ اپنے حلالی موالی بندے کی خود رہنمائی فرماتے ہیں۔ مومن اگر کسی منکر کے گھر میں بھی پیدا ہو تو اس کی خاندانی منکری مومن کے عقیدے اور ایمان کا کچھ نہیں بگاڑ پاتی۔ مومن اگر ابوبکر کے گھر میں بھی پیدا ہو تو مومن رہتا ہے چاہے اس کا اصلی باپ کتنا ہی بڑا حرامی کیوں نہ ہو۔ مولاؑ خود مومن کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ کوئی انسان کسی مومن کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ وہ مومن ہوتا ہی نہیں جو کسی انسان سے رہنمائی حاصل کرے۔ مومن کا عقیدہ مولاؑ کی عطا ہوتا ہے اور حقیقی مومن کبھی عطا میں خطا نہیں کرتا۔

عقیدۂ حق!

عقیدہ کبھی کسی پر تھوپا نہیں جا سکتا۔ عقیدہ نہ کتابوں سے حاصل ہوتا ہے، نہ خاندان سے وراثت میں ملتا ہے، نہ تبلیغی اجتماعات سے حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی ملا مولوی کی تقاریر سے مل پاتا ہے۔ عقیدہ صرف اور صرف مولاؑ کی عطا ہوتا ہے جسے وہ اپنے چنے ہوئے حلالی موالی مومن بندے کو عطا کرتے ہیں۔ عقیدۂ حق کسی حرامی کے لیے ہوتا ہی نہیں۔

کچھ کم عقلوں کا خیال ہے کہ اچھی صحبت کسی کو مومن بنا سکتی ہے یا اچھی صحبت کے نتیجے میں کسی شخص کے عقیدے کی تعمیر ہو سکتی ہے! مگر یہ خیال سراسر غلط ہے۔ اچھی صحبت یا اچھی محفل کسی کو مومن نہیں بنا سکتی۔ اگر اچھی صحبت کسی کو مومن بنا رہی ہوتی تو عمر، ابوبکر، عثمان بھی مومن بن چکے ہوتے۔ یہ حرامی ۲۳ سال سے بھی زیادہ عرصہ صحبتِ نبیؐ میں رہنے کے بعد بھی مومن نہ بن پائے تو بھلا کوئی اور کسی اچھی صحبت کے نتیجے میں کیا مومن بنے گا؟

آج کل ہر کوئی خود کو فخر سے مومن کہلوانے کا شوق رکھتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ حقیقی مومن آج آٹے میں نمک کے برابر بھی موجود نہیں ہیں۔ عقیدے پر قائم رہنا اور عقیدے کی سختی کو برداشت کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ عقیدۂ حق کا

راستہ بہت ہی کٹھن ہے اور بڑے بڑے self made so calld مومن اس راستے پر ڈگمگا جاتے ہیں۔ کسی نہ کسی مقام پہ آ کر self made so calld مومن کے ظرف کے پیالے چھلک پڑتے ہیں۔ صرف حقیقی مومن ہی عقیدے پہ قائم رہ سکتے ہیں۔ جن کو مولاؑ نے چنا ہوتا ہے۔

کچھ جاہلوں کا خیال ہے کہ وقت اور حالات کے حساب سے عقیدے کو چھپا لینا چاہیے اور سر عام عقیدے کا اظہار ضروری نہیں ہے۔ ایسا خیال بھی سراسر غلط ہے۔ عقیدہ ہوتا ہی وہ ہے جس کا اظہار ہو اور مومن وہ ہوتا ہے جو ہر مقام اور تمام حالات میں اپنے عقیدے کا سر عام اظہار کرے چاہے اس اظہار حق کے نتیجے میں جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ جو افراد عقیدے کو چھپائے پھرتے ہیں اور وقت اور حالات سے ڈرتے ہیں وہی منافقین ہوتے ہیں اور ان کا سرے سے کوئی عقیدہ ہوتا ہی نہیں۔ حقیقی مومن تو سلمان فارسیؓ، ابوذر غفاریؓ، میثم تمارؓ، عمار یاسرؓ، مالک اشترؓ اور مقدادؓ کی طرح اپنے عقاید کا سر عام اعلان کرتا ہے۔

ہر حقیقی مومن کے ایمان کے ۴ ستون ہوتے ہیں

۱۔ ولایت علیؑ ۲۔ عزاداری حسینؑ ۳۔ فضایل معصومینؑ ۴۔ تبرا بر دشمنان معصومینؑ

یہ وہ ستون ہیں جن پر مومن کے ایمان کی عمارت کھڑی ہوتی ہے اور اگر ان ۴ میں سے کوئی ایک بھی ڈگمگا جائے تو مومن کے ایمان کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔

حقیقی مومن وہ ہے جو ہر مقام پہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے دوران ہر عبادت اقرار ولایت علیؑ کرے۔

حقیقی مومن وہ ہے جو عزاداری حسینؑ کو صلوۃ حقیقی سمجھ کر تمام زندگی عزادار رہے۔

حقیقی مومن وہ ہے جو فضایل معصومینؑ کا بیان کرے، ان پر ایمان رکھے اور کبھی معصومین کی کسی بھی فضیلت پر شک یا اس کا انکار نہ کرے۔

حقیقی مومن وہ ہے جو ہر جگہ ہر وقت معصومینؑ کے تمام دشمنوں پر سر عام تبرا کرے۔

مومن کے ایمان کی سب سے بڑی نشانی یقین ہے۔ مولاؑ نے فرمایا ایمان یقین ہے۔

کوئی شکی انسان صاحب ایمان ہو ہی نہیں سکتا۔

جو افراد ولایت علیؑ پر شک کرتے ہیں، جو فضایل معصومینؑ پر شک کرتے ہیں وہ حرامی تو ہو سکتے ہیں مومن نہیں ہو سکتے۔

آج کل لوگوں میں شک کی بیماری بہت پائی جاتی ہے۔ جہاں فضایل معصومینؑ بیان ہوتے ہیں یا ولایت کی بات ہوتی ہے وہیں ہر لعنتی کے گلی بچے شک کی عینک لگا کر فضایل معصومین اور ولایت کے انکار میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

معصومین کی کسی بھی فضیلت پر شک کرنا یا اس کا انکار کرنا گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتا ہے مگر حرام کے حرامی بچے فضایل معصومینؑ اور ولایت علیؑ پر شک کرنے اور انکار کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ جن افراد کو اپنے شجرے پر شک ہوتا ہے وہی معصومینؑ کے فضائل پر شک کرتے ہیں۔ جن لوگوں کی اپنی ولادت ناپاک ہوتی ہے وہی ولایت علیؑ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں۔

معصومؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے فضائل کو برداشت کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ۔ ہمارے فضائل کو انبیا، ملائیکہ اور سچے مومن کا دل ہی برداشت کر سکتا ہے۔

بس مولا تمام حقیقی مومنوں کی رہنمائی فرمائیں اور احسن عقیدے پر قائم رکھیں۔ آمین یا علی رب العالمین۔

قصہ مختصر یہ کہ میری نئی کتاب مومن کا عقیدہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر اس کو پڑھ کر دل کو خوشی ملے اور ایمان تازہ ہو جائے تو اپنی ماں کے کردار کو داد دیجیے اور اگر اس کتاب میں کچھ برا لگے تو اپنی ماں کی غلطیوں کی نشاندہی اور اپنے شجرے کی ٹوٹی ہوئی کڑیوں کی تلاش شروع کر دیں۔

ناشرِ تبرا غلام علی

توحیدِ الٰہی

عقیدۂ توحید اصل ایمان ہے۔ جب سے دنیا خلق ہوئی ہے اللہ بندوں کو حقیقتِ توحید سے روشناس کرانے کے لیے اپنے نمائندے بھیجتا رہا۔ اللہ نے ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاؑ کو نازل کیا تاکہ وہ انسان کو حقیقتِ توحید سے روشناس کرا سکیں۔ مگر انسان کی یہ فطرت ہے کہ انسان درِ معصومینؑ سے ہٹ کر اپنے پروردگار کو تلاش کرتا ہے۔ اس تلاش میں انسان کو ہمیشہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر پھر بھی انسان مسلسل نہ ماننے کی ضد میں جتا رہتا ہے۔ تمام انبیاؑ نے خلائق کو توحیدِ الٰہی سے روشناس کرانے کی کوشش کی مگر انسانوں کی اکثریت نے ان کا انکار کیا اور اپنی عقلِ ناقص کی روشنی میں اپنے پروردگار کی تلاش میں مصروف رہے۔

انسان جس جس چیز سے متاثر ہوتا رہا اسے اپنا خدا تسلیم کرتا رہا۔ کبھی پہاڑوں کی ہیبت کو دیکھ کر پہاڑوں کو اپنا رب ماننے لگا۔ کبھی درختوں کی بلندی کو دیکھ کر یہ سمجھ بیٹھا کہ یہ اس کے خدا ہیں۔ کبھی آتش کی تندی سے متاثر ہو کر آتش کو اپنا پروردگار کہنے لگا۔ کبھی سورج کی روشنی کا مشاہدہ کر کے انسان کو گمان ہوا کہ شاید یہ سورج ہی خداوند ہے۔

کبھی دریاؤں کی روانی سے متاثر ہو کر انسان دریاؤں کو اپنا معبود ماننے لگا۔ یعنی نتیجہ یہ نکلا کہ انسان جس جس چیز سے متاثر ہوتا رہا اسے خدا سمجھتا رہا مگر انسان کی ناقص سمجھ ہمیشہ غلط ثابت ہوتی رہی۔ کیونکہ انسان درِ معصومینؑ سے ہٹ کر کسی خدا کو تلاش کرنا چاہتا تھا جو ناممکن ہے۔ اللہ کے انبیاؑ آتے رہے اور انسان کو حقیقتِ توحید سے روشناس کرانے کی کوشش کرتے رہے اور انسانوں کی اکثریت انبیاؑ کا انکار کرتی رہی

پھر اللہ نے چاہا کہ وہ پہچانا جائے اور لوگ اس کے وجود سے آشنا ہو پائیں اس لیے اللہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے بے مثل و بے نظیر پیکروں میں ڈھل کر دنیا میں ظاہر ہوا۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ نے انسانیت کو اعلیٰ ترین دین دینِ اسلام عطا کیا۔ دین کی بنیاد معرفتِ الٰہی کو قرار پائی اور انسانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ معرفتِ الٰہی حاصل کریں اور اپنے حقیقی رب کو پہچانیں۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ نے انسانوں کو توحید شناسی کا بہترین موقع فراہم کیا مگر انسانوں کی اکثریت نے ہمیشہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کو اللہ سے الگ تصور کیا اور معصومینؑ کے پاک در سے ہٹ کر خدا کو ڈھونڈتے رہے۔

انسانوں نے کبھی اپنی ناقص عقل کی روشنی میں اللہ کو سمجھنے کی کوشش کی کبھی دنیاوی فانی علم کے ذریعے سے اللہ کو جاننا چاہا کبھی صحراؤں میں چلے کاٹ کر اللہ تک پہنچنا چاہا کبھی مسجدوں میں سجدے میں سر رگڑ کر اللہ کو پانا چاہا مگر انسان ہمیشہ ناکام رہے اور انہیں کبھی معرفتِ الٰہی حاصل نہ ہوگی کیونکہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے در سے ہٹ کر قربِ معرفتِ الٰہی حاصل کرنا ناممکن ہے۔

انسان ہمیشہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کو اللہ سے جدا مانتے رہے جبکہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی وحدت ہی اصل توحید ہے۔ اللہ جب بکھرتا ہے تو معصومینؑ کے نام سے جانا جاتا ہے اور معصومینؑ جب سمٹ جاتے ہیں تو اللہ کہلاتے ہیں۔

اس حوالے سے میں چند اقوال معصومینؑ پیش کر رہا ہوں جن کی روشنی میں حقیقت توحید الٰہی کو جاننے اور سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

آیت اللہ العظمیٰ امام برحق مولا علیؑ جل جلالہ فرماتے ہیں کہ ہم محمدؐ و آل محمدؐ اللہ کے تمام اسموں کے مالک ہیں ہم اللہ کے تمام رازوں سے آشنا ہیں اور اللہ کے تمام رازوں کے مالک ہیں۔ ہم اللہ کا حصہ ہیں ہمارے درجات اتنے ہی بلند ہیں جتنے اللہ کے درجات بلند ہیں۔ ہم اللہ کا ظاہری وجود ہیں ہم ہی اللہ کا باطن ہیں ہم ہی اللہ کی عزت ہیں ہم ہی اللہ کی شان ہیں ہم اللہ سے جدا نہیں ہیں ہم اللہ کا بنیادی حصہ ہیں۔ ہم کو اللہ سے الگ تصور کرنے والا منکر مقام خداوندی ہے۔ ہماری رضا ہی اللہ کی رضا ہے۔ ہمارا حکم ہی اللہ کا حکم ہے ہماری ستائش ہی اللہ کی ستائش ہے۔ جتنا اللہ کی عبادت کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہماری عبادت کرنا ضروری ہے۔ جتنا اللہ کا ذکر کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہمارا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ کا وجود ہم سے ہے۔ ہم سے الگ کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا۔ ہم اللہ کو منوانے اور جہاں سے روشناس کرانے والے ہیں (بحوالہ کتاب علوم امامیہ)

قول معصومؑ سے ثابت ہوا کہ معصومینؑ ہی اللہ کا ظاہری وجود ہیں اور معصومینؑ ہی اللہ کا باطن ہیں۔ معصومینؑ اللہ کا بنیادی حصہ ہیں اور جو بھی معصومینؑ کو اللہ سے الگ تصور کرے گا وہ دراصل اللہ منکر ہوگا۔

اس ضمن میں رب الارباب مولا علیؑ کے چند فرامین پیش کر رہا ہوں جن کی روشنی میں حقیقت توحید تک پہنچنے میں مزید آسانی ہوگی۔

آیت اللہ العظمیٰ خالق حقیقی امام متقیان مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں بار بار آنے والا ہوں میں بار بار کائناتوں میں نازل ہوتا ہوں۔ میں باریوں والا ہوں۔

میں آمدوں والا ہوں میں ہر دور میں آتا ہوں۔ میں ہر دور میں موجود ہوتا ہوں۔ کوئی دور ایسا نہیں گزرا جس میں میں موجود نہیں تھا نہ ہی کوئی دور ایسا آئے گا جس میں میں موجود نہیں رہوں گا۔ میں ایک وقت میں بے شمار بشری اور نورانی وجودوں کی صورت میں کائنات میں موجود رہ سکتا ہوں۔ میں ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہوں گا میں ہر جگہ ہر دور میں حاضر و موجود رہتا ہوں۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں موجود نہیں ہوتا میں انسانوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں جہاں جہاں جو جو کچھ ہوتا ہے میں اس سے واقف ہوں اور جو جو ہوتا ہے میری مرضی اور رضا سے ہوتا ہے۔ میری مرضی ہی اللہ کی مرضی ہے میری اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ میری عبادت کرنا ہی اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ میری بات اللہ کی بات ہے۔ میرا ہر عمل اللہ کا عمل ہے۔ میں کائناتوں کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں قادر مطلق ہوں میں ہی ذات واجب ہوں۔ میں ہی ہر عبادت کا مرکز و محور اور مظہر ہوں۔ (بحوالہ کتب خطبات علویہ، بحر المعارف)

مولاؑ اپنے ایک اور فرمان میں فرماتے ہیں

میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ بعض اوقات اللہ مجھ میں سما جاتا ہے۔ میں اللہ کی پناہ گاہ ہوں۔ میں اللہ کا عزیز ترین گھر ہوں میں

اللہ کی توحید کا وارث ہوں اور توحید کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں اللہ کی وجودی حقیقت ہوں میں ہی اللہ کی مجسم تصویر ہوں۔ میں اللہ کی الوہیت اور وحدانیت کا مالک ہوں۔ میرے بغیر اللہ کی کوئی حقیقت نہیں میں اللہ کے وجود کی دلیل ہوں میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ اکثر دنیا کو شک ہوتا ہے کہ میں اللہ ہوں۔۔۔ مگر وہ وہ ہے اور میں میں ہوں۔ (بحوالہ کتاب حقیقت تقوی)

مولاؑ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں

میں خالقوں کا خالق ہوں میری سمجھ میں آنے والی عجیب عجیب مخلوقوں کا خالق ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے اپنے وجود کو خود خلق کیا۔ میں نے ہی تمام ملائکہ اور انبیا کو احسن طریقے سے خلق کیا۔ میں اللہ کی موجودگی کا خالق ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی اللہ ہے تو ہے ورنہ اگر میں کہہ دوں کہ کوئی اللہ ہے ہی نہیں تو دنیا کی کوئی طاقت اللہ کی موجودگی ثابت نہیں کر سکتی۔ میں اسم اللہ کا خالق ہوں ۔ اللہ کا کوئی علم اور طاقت ایسی نہیں ہے جو مجھ تک نہ پہنچی ہو۔ جو علم میرے پاس نہیں ہے وہ یقینی طور پر اللہ کے پاس بھی نہیں ہے۔ جو جو اللہ کے پاس ہے وہ وہ میرے پاس ہے۔ جیسا جیسا اللہ ہے ویسا ویسا میں ہوں۔ (بحوالہ کتاب خطبات علویہ)

ایک بار مولاؑ منبر سلونی پر براجمان تھے کہ سلمان فارسی نے مولاؑ سے سورہ اخلاص کی تفسیر جاننا چاہی تو مولاؑ نے سورہ اخلاص کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا میں ہوں سورہ اخلاص کی تفسیر حقیقی۔ میں توحید کا مجسم ہوں۔ میں ہی قل ھو اللہ احد ہوں۔ میں ہی اللہ الصمد ہوں۔ میں ہی ولم یکن لہ کفوا احد ہوں۔ میں ہی واحد ہوں میں ہی یکتا ہوں۔ میں ہی بے مثال و بے نظیر ہوں۔ سورہ اخلاص میری شان میں نازل ہوئی۔ سورہ اخلاص میں جو کچھ ہے میرے بارے میں ہے۔۔۔ مولاؑ کے خطبے کے دوران کسی کم ظرف نے سوال کیا کہ سورہ اخلاص میں جس کا ذکر ہے اس کو نہ کسی نے پیدا کیا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے جبکہ ہم تو آپ کے اجداد اور آپ کی آل سے بخوبی واقف ہیں۔

مولاؑ نے جلال میں آکر فرمایا اے جاہل شخص مجھ کو اور میری اسرار کو سمجھنا تجھ جیسے ناقص العقل انسان کے بس کی بات نہیں۔ میں تم جیسا بشر نہیں بلکہ عالم بشری کا خالق ہوں۔ میں بار بار مختلف شکلوں میں آتا ہوں۔ میرے جتنے بھی اجداد تھے سب میرا ہی نزول تھے اور میری آل بھی میرا ہی ظہور ہیں۔ میں ہی محمد مصطفیٰ ہوں۔ میں ہی فاطمہ الزہراؑ ہوں۔ میں ہی حسن مجتبیٰؑ ہوں۔ میں ہی حسینؑ ہوں۔ میں ہی زینب و کلثومؑ ہوں۔ میں ہی عبدالمطلبؑ ہوں۔ میں ہی عبدالمنافؑ ہوں۔ میں ہی ہاشمؑ ہوں۔ میں ہی ابو طالبؑ ہوں۔ آنے والے باقی امام بھی میرا ہی نزول ہونگے۔ مجھے سمجھنا ناممکن ہے۔ میں عام انسانوں کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔ کبھی مجھے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گے تو اپنا آپ بھی بھلا بیٹھو گے۔ کبھی میری کسی بات کو رد نہ کرنا اور کبھی میری ذات پر شک کرنے کی غلطی نہ کرنا ورنہ کافر کی موت مرو گے۔ (بحوالہ کتاب اسرار حق)

خالق دو جہاں نے اپنے ایک اور خطبے میں فرمایا

میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں میں لوح محفوظ ہوں میں حبیب اللہ ہوں اور قلب خدا

ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے پاس گزشتہ اور آئندہ کا علم ہے۔ آدم کا ساتھی میں ہوں۔ نوح کا مددگار میں ہوں میں ابراہیم کا مونس ہوں۔ بادلوں کو پیدا کرنے والا میں ہوں درختوں پر پتے پیدا کرنے والا میں ہوں پھلوں کو لگانے والا میں ہوں چشموں کو جاری کرنے والا میں ہوں زمینوں کو بچھانے والا میں ہوں حق اور باطل میں فرق کرنے والا میں ہوں۔ جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والا میں ہوں۔ میں صاحب روز قیامت ہوں۔ مجھ کو جھٹلانے والے پر جہنم ہے۔ میں وہ ہوں جس نے تمام نبیوں کو مبعوث کیا میں تمام عالمین کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے آسمانوں کو دعوت دی انہوں نے میرا حکم قبول کیا اور وہ وجود میں آ گئے۔ میں سورج کو روشنی دینے والا اور صبح کو طلوع کرنے والا ہوں میں ستاروں کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں قیامت کو برپا کروں گا۔ میں مومنین کی نماز، زکوۃ، حج اور جہاد ہوں۔ میں صاحب طور ہوں میں کتاب مستور ہوں۔ میں زندہ کرتا ہوں مارتا ہوں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں۔ میں اسم اعظم ہوں میں مشرق سے مغرب تک مخلوق کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوئی چیز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں کعبہ اور بیت الحرام ہوں۔ میں ہوں محمد مصطفیٰؐ میں ہوں علی مرتضیٰ میں ہی غفور و رحیم ہوں۔ (بحوالہ کتاب بحر المعارف)

مولا علیؑ کے ان فرامین کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ علیؑ ہی اسم اللہ اور کلمۂ توحید کے خالق ہیں علیؑ ہی اللہ کی موجودگی کے خالق ہیں علیؑ ہی قل ھو اللہ احد ہیں علیؑ ہی الوہیت، ربانیت، وحدانیت، رحمانیت اور معبودیت کے مظہر ہیں۔ علیؑ ہی کے دم سے اللہ کا وجود باقی ہے۔ علیؑ ہی خالق، رازق، مالک، رہبر اور رب حقیقی ہیں۔ گویا جسے عرش پر اللہ کہا جاتا ہے اسے فرش پر علیؑ کہا جاتا ہے۔ علیؑ ہی وحدہٗ لاشریک ہیں۔ علیؑ ہی زمین پر اللہ کا ظہور ہیں۔ جو مختلف مقامات پر مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے رہے۔ کبھی علیؑ علیؑ کی شکل ظاہر ہوئے تو کبھی علیؑ محمدؐ کی شکل میں ظاہر ہوئے کبھی حسنؑ کی شکل میں ظاہر ہوئے تو کبھی حسینؑ کی شکل میں ظاہر ہوئے علیؑ ہی اللہ کا ظہور بن کر بارہ معصومینؑ کی شکل میں ظاہر ہوتے رہے۔ ہر معصوم علی اللہ کا ہی ظہور رہا اور آج بھی علیؑ مولا امام مہدیؑ کی صورت میں پردہ غیب میں حاضر و موجود ہیں۔ یہ ہے حقیقت توحید۔ معصومینؑ سے ہٹ کر کوئی خدا وجود نہیں رکھتا۔ معصومینؑ میں ہی اللہ پوشیدہ ہے انہی کی معرفت معرفت الٰہی ہے انہی کی وحدت کو توحید کہا جاتا ہے۔ ہر اسم کے لیے جسم کا ہونا ضروری ہے اللہ ایک اسم کی صورت موجود تھا اس نے چاہا کہ وہ پہچانا جائے اس لیے اس نے معصومینؑ کی شکل میں ظہور کیا۔

بہت سے کم ظرف لوگ ایسے ہیں جو معصومینؑ کو کسی نامعلوم خدا کا عبد ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ ایسے کم ظرف افراد یہ سوال اٹھائیں گے کہ اگر معصومینؑ اللہ کا ظہور رہے تو انہوں نے سجدہ کس کو کیا؟ اس بات کا جواب بھی مولاؑ کے فرامین میں موجود ہے۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں میں خود اپنی عبادت کرنے والا ہوں۔ میں خود اپنی ستائش کرنے والا ہوں۔ میں نے عبادت کی تاکہ انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھا سکوں ورنہ مجھے عبادتوں کی ضرورت کہاں؟ میں تو عبادتوں کا خالق ہوں۔ میں نمازوں کا

پروردگار ہوں۔ میں مرکز سجود ہوں۔ دنیا میں جو کوئی شخص بھی سجدہ کرتا ہے وہ دراصل مجھ کو ہی سجدہ کرتا ہے۔ (بحوالہ کتاب اسرار الحدایت)

مولاؑ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں عابد بھی میں ہوں معبود بھی میں ہوں ساجد بھی میں ہوں اور مسجود بھی میں ہوں۔

مولاؑ کے ان فرامین کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہوئی کہ معصومینؑ نے جب بھی سجدہ کیا یا کسی بھی قسم کی عبادت کی وہ دراصل انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھانے کے لیے تھی معصومینؑ نے ہمیشہ اپنی ہی حقیقت کو سجدہ کیا اپنی ہی عبادت کی۔ اس لیے معصومینؑ کو کسی اور معبود کا عابد قرار دینا غلط ہے۔

ان حقیقتوں کو پڑھ کر بہت سے لوگوں کے اندر فتنہ ہلچل پڑے ہونگے۔ بہت سے لوگوں کے سینے مقصری کی آگ سے جل رہے ہونگے۔ بہت سے لوگوں سے معصومینؑ کا فضائل برداشت نہیں ہو رہے ہونگے مگر کوئی جلتا ہے تو جلے مرتا ہے تو مرے میرا کام حقیقت بیان کرنا ہے سو میں حقیقت بیان کرتا رہوں گا۔

یہ سب معرفت کی باتیں ہیں ان باتوں کو ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مسلمان اب تک ملاؤں اور مجتہدوں کے فتووں اور توضیح مسایل کی گندگی سے ہی باہر نہیں آسکے وہ کیا ان باتوں کو سمجھیں گے۔۔۔

معرفت الٰہی حاصل کرنے کے لیے سلمان جیسے پختہ یقین کی ضرورت ہے شک کے دریا میں غرق مسلمان کبھی معرفت الٰہی حاصل نہیں کرسکتے۔۔۔

حقیقت عبادت

یوں تو دنیا میں کروڑوں مسلمان اپنے طور پر عبادات میں مصروف ہیں۔ کوئی کعبے کے گرد چکر لگانے کو عبادت سمجھ رہا ہے کوئی 5 وقت کی اٹھک بیٹھک کو عبادت سمجھ رہا ہے کوئی تبلیغی گشت کو عبادت سمجھ رہا ہے کوئی قرآن سادہ کی تلاوت کو اپنے لیے عبادت سمجھتا ہے مگر ان سب کی اکثریت عبادت کی حقیقی روح سے ناواقف ہیں۔

جس نے اپنے رب کو نہیں پہچانا وہ خسارے میں رہا۔ اپنے معبود سے آشنائی حاصل کیے بغیر ہر عبادت بے سود ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اپنے معبود سے انجان ہیں اور انجانے میں عبادت کیے جا رہے ہیں۔ اسی لیے مسلمانوں کی عبادتیں یقین کے بغیر انجام پا رہی ہیں۔ مسلمان ہمیشہ اپنی عبادتوں کے حوالے سے شک میں مبتلا رہتے ہیں انہیں شک رہتا ہے کہ ہم نے جو عبادت کی ہے وہ درست بھی تھی یا نہیں! ہمارے کسی عمل سے کہیں ہماری عبادت باطل تو نہیں ہوگئی! ہماری عبادت دربارِ خداوندی میں قبول بھی ہوئی یا نہیں! اس حوالے سے مسلمانوں کی ذہنی تسلی کے لیے مختلف کتب مشکلات نماز، مشکلات عبادات وغیرہ کے نام سے شائع ہوتی رہتی ہیں جن کو پڑھ کر مسلمان اپنی عبادتوں کی درستگی کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان سے بھی تسلی نہ ملے تو کسی مجتہد توضیح المسائل یا کسی دینی علما مجتہد کے فتوے کا سہارا لیا جاتا ہے۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں ایمان یقین ہے۔ یعنی جو شک کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا۔

عجیب نادان اور بے خبر ہیں مسلمان جس کو سجدہ کرتے ہیں اس سے لاعلم ہیں اور اسی لاعلمی کی وجہ سے اپنے ہی کیے سجدوں کی بابت شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جب انسان اپنے معبود سے ہی لاعلم ہو گا تو سجدوں پر شک کرنا لازمی امر ہے۔ شک کی حالت میں سجدہ کرنے سے یقین کے ساتھ سو جانا زیادہ بہتر ہے۔ مسلمانوں کو جاننا چاہیے کہ حقیقت عبادت کیا ہے اور حقیقی معبود اور مسجود کون کی ذات ہے۔

مولا علیؑ نے عبادت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا میں عبادتوں کا خالق ہوں۔ میں نمازوں کا پروردگار ہوں۔ میں مرکز مسجود ہوں۔ دنیا میں جو بھی کسی کو بھی سجدہ کرتا ہے وہ دراصل مجھ کو ہی سجدہ کرتا ہے مگر جو جاننے میں اپنے حقیقی رب کو پہچانتے مجھے سجدہ بجا لاتا ہے اور عبادت کرتا ہے اس کی عبادت قابل قبول ہے۔ ہماری بارگاہ میں صرف اس شخص کے سجدے قبول کیے جائیں گے، صرف اس شخص کی عبادتیں قبول کی جائیں گی جو ہماری معرفت رکھتا ہوگا۔

میں انبیاء کو عبادتیں سکھانے والا ہوں اور نبیوں نے مجھ سے عبادت کی ہے میں نے ہی ملائکہ کو سجدہ کرنا سکھایا اور وہ جب سے خلق ہوئے ہیں مجھے ہی سجدہ کر رہے ہیں۔ تمام مخلوقات اپنی تخلیق کے لمحے سے لے کر آج تک میری ہی عبادت اور پرستش میں مصروف ہیں۔ میرا ذکر تمام مخلوقات کی بخشش کا ضامن ہے میں ہی معبود برحق ہوں۔ (حوالہ کتاب اسرار اہلبیت)

مولاؑ کے اس فرمان سے واضح ہوا کہ عبادت صرف معصومین کی ہی کی جا سکتی ہے۔ وہی معبود ہیں۔ ہمارے سجدے ہماری عبادت انہی کے لیے ہونی چاہیے ہیں ان سے ہٹ کر کیا گیا ہر سجدہ ہر عبادت باطل ہے اور عبادتوں میں یقین تبھی پیدا ہوگا جب مخلوق اپنے خالق اور معبود کو جان کر اس کے در پر سجدے کرے گی۔

مومن کی ہر عبادت میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی کا شامل ہونا ضروری ہے۔

علیؑ ولی اللہ کی گواہی دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب مومن علیؑ ولی اللہ کی گواہی دیتا ہے تو اس گواہی کے ذریعے تمام باطل خداؤں کا انکار کرتا ہے اور علیؑ کی حاکمیت علیؑ کی ربوبیت علیؑ کی معبودیت اور علیؑ کی الوہیت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے معبود حقیقی یعنی مولا علیؑ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا ہے اور علیؑ کی ہی پرستش اور عبادت کرنے کا اعلان کرتا ہے۔

اسی لیے مولا حقؑ نے فرمایا کہ ولایت علیؑ کے اقرار کے بغیر تمام عبادتیں بیکار ہیں اور مومنوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی ہر عبادت میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی کو شامل کریں۔

بہت سی بازاری ماؤں کی اولادوں کو ولایت علیؑ سے تکلیف پائی جاتی ہے۔

کوئی بدبخت کہتا ہے کہ اذان میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی غیر ضروری ہے۔ کسی حرامی کی نماز علیؑ ولی اللہ کی گواہی سے باطل ہونے لگتی ہے۔ ان سب حرامیوں سے میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ ولایت علیؑ صرف حلالیوں کے لیے ہے حرامیوں کو یہ نعمت عطا ہی نہیں کی گئی اس لیے حرامی افراد ولایت علیؑ سے محروم ہی رہیں۔

معصومؑ فرماتے ہیں کہ جو ذکر علیؑ کے بغیر عبادت انجام دیتا ہے وہ مصلے پر زنا کرتا ہے۔

قول معصومؑ کی روشنی میں پتہ چلا کہ مسلمان دن میں پانچ وقت کیا کرتے ہیں۔۔۔۔ کبھی اٹھک بیٹھک کر کے زنا کرتے ہیں، کبھی پورا دن بھوکا رہ کر زنا کرتے ہیں کبھی چار رکعات کر کے زنا کرتے ہیں اور جب دل نہیں بھرتا تو اجتماعی زنا کرنے کسی پہاڑ پر نکل جاتے ہیں۔

جس عبادت میں ذکر علیؑ شامل نہ ہو وہ نجاست ہے اور اس کی حیثیت زنا کاری سے زیادہ کچھ نہیں

لعنت ہو ہر اس شخص پر جو علیؑ کے بغیر کوئی عبادت سر انجام دیتا ہے۔

عزاداری حسینؑ

حقیقت یہ ہے کہ شیعوں کے وجود کا مقصد صرف عزاداری حسینؑ قائم کرنا ہے۔ ہم سب کا یہ ایمان ہے کہ ہماری ملت بی بی زہراؑ کی دعا کے نتیجے میں وجود میں آئی ہے۔ بی بیؑ نے اس قوم کو دعا دی تھی جس کے مرد، عورتیں، بچے بوڑھے، جوان سب مولا حسینؑ کے غم میں گریہ ماتم کریں گے۔ بی بیؑ نے کسی نئی قوم کے وجود کی خواہش نہیں کی تھی جو نمازیں پڑھتی رہے روزے رکھتی رہے حج ادا کرتی رہے زکاتیں دیتی رہے کیونکہ یہ سب تو پہلے سے ہی سب مسلمان کر رہے تھے۔ بی بی کی دعا صرف یہ تھی کہ ایک ایسی قوم ہو جو میرے حسینؑ کا گریہ ماتم کرے۔ یعنی شیعوں کے وجود کا مقصد صرف ماتم حسینؑ ہے۔

یہی وہ مقصد ہے جسے ہماری ملت بھولتی جا رہی ہے اور واجبات کو چھوڑ کر مستحبات اور غیر ضروری اعمال کے پیچھے دوڑی جا رہی ہے۔ مولا حسینؑ نے ہمیں عزاداری کی صورت میں ایک عظیم عبادت عطا کی ہے یہی صلوٰۃ حقیقی ہے جس قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ عزائے حسینؑ ہی ہے جو آدمی کو انسان بناتی ہے انسان کو مومن بناتی ہے مومن کو متقی بناتی ہے اور متقی کو اولیاء و اوصیا کا درجہ دے دیتی ہے۔ عزاداری حسینؑ عبادتوں کی معراج ہے اعلیٰ ترین نماز ہے۔ یہ وہ اعلیٰ ترین عبادت ہے جسے اللہ بھی قائم کرتا ہے۔ عزاداری حسینؑ ہی وہ عمل خیر ہے جو وحدت انسانی کا باعث ہے۔ افسوس اس عبادت سے مسلمان غافل ہوتے جا رہے ہیں اور دور حاضر میں غیر مذاہب کے لوگ اس صلوٰۃ حقیقی کو قائم کرنے میں زیادہ پیش پیش نظر آتے ہیں۔ آج دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں عزائے حسینؑ برپا نہ ہوتی ہو۔ دنیا کے ان گوشوں میں بھی اسلام پہنچا بھی نہیں جہاں آج تک اذان کی صدا تک نہیں سنی گئی وہاں بھی آج عزائے حسینؑ قائم کی جاتی ہے اور حسین حسینؑ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ آج جبکہ غیر مذاہب کے لوگ عزاداری حسینؑ کی روح کو سمجھ کر اس اعلیٰ ترین عبادت کو قائم کر رہے ہیں مگر افسوس ملت شیعہ جس کے وجود کا مقصد ہی عزاداری ہے وہ اس اعلیٰ ترین عبادت سے دور ہوتی جا رہی ہے۔

آج جاہل مولویوں، ملاؤں اور مجتہدوں کے بہکاوے میں آ کر ہماری ملت عظیم ترین عبادت عزاداری حسینؑ کو چھوڑ کر خرافات میں مشغول ہوتی جا رہی ہے۔ عزاداری کے خلاف بالخصوص نوحوں کے پڑھنے کے خلاف مسلسل مجتہدوں کے فتوے آ رہے ہیں۔ مختلف حیلے اور بہانوں سے عزاداری کو روکا جا رہا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ شیعہ قوم کو اس کے مقصد سے ہٹا کر بیہودہ سرگرمیوں میں الجھا دیا جائے۔ آج عزاداری کے مقابلے میں نماز، قرآن، دعائیں اور مناجات وغیرہ کو لایا جا رہا ہے اور مولویوں کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ نمازیں پڑھو قرآن پڑھو دعائیں کرتے رہو، عزاداری کو چھوڑو اس میں کچھ نہیں رکھا۔

اصل میں عزاداری حسینؑ کے راستے میں رکاوٹ بننے والے تمام ملا، مولوی اور مجتہد یزید کی ناجائز اولادیں ہیں اور اسی کے نقش قدم پر چل کر عزائے حسینؑ کی راستے میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ یزید ملعون بھی اسی قسم کی حرکتوں میں ملوث تھا۔ دربار شام میں جب سید سجادؑ خطبہ دینا چاہتے اور اپنے فضائل اور اپنے خاندان پر پڑے مصائب کا ذکر کرنا چاہتے تو یزید ملعون دربار میں بار بار اذان دلوا دیتا

اور ماتم کو بند کروانا چاہتا تھا۔ مولا سجادؑ نے ایسی اذانیں دینے والوں پر لعنت کی ہے جن کی اذانیں ذکرِ حسینؑ کی راہ میں رکاوٹ بنیں۔ جب کوئی شامی کسی مسجد میں ذکرِ حسینؑ کی کوئی مجلس برپا کی جاتی تو یزید اور اس کے حواری قرآن کے پارے اٹھا کر مسجدوں میں جا بیٹھتے اور کہتے قرآن پڑھنا قرآن خوانی کرنا ذکرِ حسینؑ سے زیادہ افضل ہے۔

آج بھی اگر جائزہ لیا جائے تو یزید کے ناپاک بچے یہی کچھ کر رہے ہیں۔ اور قابلِ افسوس امر یہ ہے کہ کچھ یزیدی ہماری ملت میں داخل ہو کر یزید کے نقشِ قدم پر چل کر ہماری ملت کو اس کے مقصد سے ہٹانے میں مصروفِ عمل ہیں۔

محرم اور بالخصوص روزِ عاشور صرف اور صرف عزاداری کے لیے مختص ہے۔ مگر یزیدی مولوی اس روز بھی ہماری ملت کو خرافات میں مصروف رکھنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے کبھی عزاداری سے روک کر عمل اعمال میں الجھا دیتے ہیں کبھی دعائیں منگوانے لگتے ہیں اور جب دل نہیں بھرتا تو جلوسِ عزا کو روک کر اول وقت نماز پڑھنے کا شوق پورا کیا جاتا ہے۔

بدبخت مولویوں کو ساری عبادتیں، ساری دعائیں، سارے اعمال، ساری نمازیں عاشور کے روز ہی یاد آتی ہیں! ان یزید کے بچوں کو سارا ثواب عاشور کے روز ہی کمانا ہوتا ہے!

مولویوں میں اول وقت نماز کا بڑا شوق پایا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ساتھ یہ بھی جاننا چاہیے کہ تاریخِ اسلام میں اول وقت نماز پڑھنے کے شوقین افراد کون تھے اور آج جو افراد
عزائے حسینؑ کو روک کر اول وقت نماز کے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں وہ کس کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ اول وقت نماز پڑھنے کے شوقین افراد میں پہلا نام شمر لعین کا ہے۔ شمر لعین نے میدانِ کربلا میں عصرِ عاشور یہ صدا بلند کی تھی کہ حسینؑ کا سر جلدی کاٹو مجھے نماز پڑھنی ہے، میری نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے۔ مجھے اول وقت نماز پڑھنی ہے۔ ابنِ زیاد لعین بھی اول وقت نماز پڑھنے کا شوقین تھا۔ جب حضرت مسلم بن عقیلؑ کو ابنِ زیاد لعین کے دربار میں لایا گیا تو ابنِ زیاد نے کہا خدا کا شکر ہے کہ مسجد کوفہ مسلمؑ کے شر سے پاک ہوئی اب میں ہمیشہ کی طرح مسجد میں اول وقت نماز پڑھا کروں گا۔ خدا کی قسم آج تک میری کوئی نماز قضا نہیں ہوئی اور میں نے کبھی مسجد کو ترک کر کے گھر میں نماز نہ پڑھی۔۔۔۔

تاریخ کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ یزیدیوں نے ہمیشہ عزاداریِ حسینؑ کو روکنے کے لیے نمازوں، قرآن خوانیوں، دعاؤں، روزوں وغیرہ کا سہارا لیا ہے۔ اب فیصلہ آپ خود کریں روزِ عاشور جلوسِ عزا کو روک کر نمازیں پڑھنے والے جاہل لوگ کیا مومن ہو سکتے ہیں ؟؟؟

یہ شمر و یزید اور ابنِ زیاد کے ہی ناجائز تخم ہیں جو آج بھی ذکرِ حسینؑ کے دشمن ہیں اور ذکرِ حسینؑ کو روک کر دوسری سرگرمیوں میں سرگرم ہو جاتے ہیں

اس حوالے سے مولا جعفر صادقؑ کا فرمان ہے کہ عشقِ حسینؑ میں ماتم کرنا افضل ترین عبادت ہے اور اس کا ثواب بے حساب ہے۔

ماتم حسینؑ جو جب عبادت سے زیادہ واجب اور لازم ہے۔ کسی بھی دوسری عبادت کو انجام دینے کے لیے ماتم حسینؑ کو ترک نہ کرنا کیونکہ یہ ہر عبادت سے بہتر و برتر ہے (عزاداری کتب عقل کی بصیرت، کائنات کربلا)

آج کل ایک رجحان اور پایا جاتا ہے۔ کچھ شرپسند افراد نماز اور عزاداری کا مقابلہ کروانے میں مصروف ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نماز اور عزاداری کا کوئی مقابلہ ہے ہی نہیں۔

عزاداری مقصد دین ہے، مقصود دین ہے، ملت جعفریہ کی شہ رگ حیات ہے، صلوٰۃ حقیقی ہے، اعلیٰ ترین عبادت ہے جبکہ نماز صرف ایک فروعی عبادت ہے۔ اس لیے نماز اور عزاداری کا مقابلہ کرنا صرف جہالت ہے۔

اور وہ نماز جس میں علی ولی اللہ کی گواہی بھی موجود نہ ہو، تو ایسی نماز کی تو سرے سے کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ جو نماز ذکر علیؑ سے خالی ہوتی ہے وہ عبادت نہیں ہوتی صرف ریاکاری ہوتی ہے۔ علیؑ ولی اللہ کی گواہی دیے بغیر نماز پڑھنے کی وہی حیثیت رہ جاتی ہے کہ سر سجدے میں اور پشت رہ نمازی میں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ پہلے اپنی نمازوں کو درست کریں پھر نمازیں پڑھنے کے شوق پورے کریں۔

ہماری ملت کو اپنے وجود کا مقصد سمجھنا چاہیے۔ ملت کو سمجھنا چاہیے کہ ملت کی روح حیات کیا ہے۔ شیعہ قوم کو صلوٰۃ حقیقی سے واقف ہونا چاہیے۔

اللہ لعنت کرے ان مصلیوں پر جو اپنی صلوٰۃ سے غافل ہیں۔

مولا حسینؑ نے ہم کو عزاداری کی صورت میں اعلیٰ ترین عبادت عطا کی ہے ہم کو اس کی قدر کرنی چاہیے اور صلوٰۃ اعلیٰ کو قائم رکھنا چاہیے۔

مگر ایک بات مدنظر رہنی چاہیے کہ عزاداری کو اس کی تمام تر حرمت اور تقدس کے ساتھ قائم کرنا ضروری ہے۔ آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ لوگ عبادت اعلیٰ کے ادب و آداب کو بھولتے جا رہے ہیں اور مقصد رسومی ذہنوں پر حاوی ہوتی جا رہی ہے۔ ہم کو اس سے بچنا چاہیے اور عزاداری حسینؑ کو اس کے تمام تر تقدس و احترام کے ساتھ قائم کرنا چاہیے۔ یہ بھی لازم ہے کہ عزاداری تمام تر شعور کے ساتھ قائم ہو۔ بے شعور کی عبادت کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

عزاداری حسینؑ کو برپا کرنے کے لیے ذہنی اور جسمانی پاکیزگی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جب عزاداری قائم کی جائے تو انسان تمام تر ہوش و حواس میں ہو اور شعور کے ساتھ عزاداری مظلوم کربلا کو قائم کرے۔ کسی نشے میں مبتلا ہو کر بغیر ہوش و حواس بے شعوری عبادت برپا کرنا بے کار ہے۔ مومنین پر لازم ہے کہ فرش عزا کے احترام کریں اور جب فرش عزا پر آئیں تو ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے پاک ہو کر آئیں۔

نماز جو ایک فروعی عبادت ہے اس کو ادا کرنے کے لیے جب انسان وضو کرتا ہے جسمانی پاکیزگی کے ساتھ نماز کے مصلے پر حاضر ہوتا ہے تو عزاداری حسینؑ تو صلوٰۃ حقیقی ہے اس کے لیے تو ذہنی اور جسمانی پاکیزگی دونوں ہی ضروری ہیں۔

بیشک حسینؑ شعور کے خالق ہیں اور عزاداری حسینؑ انسان میں شعور بیدار کرتی ہے۔ عزاداری حسینؑ صرف دو مہینے کا کوئی فیسٹول نہیں ہے نہ ہی کوئی رسم و رواج ہے بلکہ عظیم ترین عبادت ہے اور وہ مسلسل ہے۔ عزائے حسینؑ ایک ایسا درد ہے جو ساری زندگی قائم رہتا ہے اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے جب تک سانس چل رہی ہے تب تک مومن کو عزادار حسینؑ رہنا چاہیے۔ مومن کا مقصد وجود صرف عزاداری حسینؑ ہے تو مومنین پر لازم ہے کہ خود کو عزائے حسینؑ میں فنا کر لیں زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں ہونا چاہیے جو عزائے حسینؑ سے خالی ہو۔ مولاؑ اپنے تمام ماتمی عزاداروں کو اپنے حفظ و امان میں رکھیں اور ان کی رہنمائی فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین۔

بیشک عزائے حسینؑ مقصد دین ہے
منزل ہے ایسی کہ معراج دین ہے
ساری عبادتوں میں ہے افضل ترین یہ
زہراؑ کی تمنا ہے عزادار کا دین ہے
دیتے ہیں جو فتوے عزائے حسینؑ پہ
برتر ہیں وہ سب ملا نسل یزید سے
شاعر اکبر حسین

ولایت علیؑ

ولایت علیؑ روح دین ہے جس کے بغیر دین کی حیثیت بے جان لاش جیسی ہے۔ علی ولی اللہ ہر مومن کے ایمان کی بنیاد ہے اور ولایت علیؑ پر پوری طرح ایمان لائے بغیر کوئی مومن نہیں ہو سکتا۔

ولایت علیؑ نام ہے علیؑ کی مطلق حکومت کا جو ازل سے قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہنی ہے۔ ولایت علیؑ نام ہے علیؑ کی بادشاہی کا، علیؑ کی حکمرانی کا، علیؑ کی سلطنت کا، علیؑ کی وحدانیت کا، علیؑ کی ربانیت کا، علیؑ کی الوہیت کا، علیؑ کی ربوبیت کا، علیؑ کی معبودیت کا۔

کوئی بھی شخص صرف زبان سے ولایت کا اقرار کر کے ولائی مومن نہیں بن سکتا۔ مومن پر لازم ہوتا ہے کہ وہ جب ولایت علیؑ پر ایمان لائے تو ساتھ ساتھ وقت کے غاصب حکومتوں، تمام باطل طاقتوں اور تمام شیطانی طاقتوں کا انکار کرے۔ اور صرف ولایت علیؑ پر قائم رہے۔ صرف علیؑ کی حکمرانی، صرف علیؑ کی سلطنت، صرف علیؑ کی بادشاہی، صرف علیؑ کے مطلق اقتدار پر ایمان رکھے۔

جو ولایت علیؑ پر قائم ہوتا ہے وہ علیؑ کی الوہیت، ربوبیت، ربانیت، وحدانیت اور معبودیت کو دل و جان سے تسلیم کرتا ہے اور علیؑ کے سوا کسی کو اپنا رازق، خالق، مالک اور رب نہیں مانتا۔ جو علیؑ کا حقیقی ولائی شیعہ ہوتا ہے وہ علیؑ کے گروہ کا حصہ ہوتا ہے۔ وہ علیؑ کے عاشقوں کی جماعت کا حصہ ہوتا ہے۔ علیؑ کا حقیقی شیعہ کبھی کسی باطل سیاسی، مذہبی، لسانی گروہ یا پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتا۔ کیونکہ جو علیؑ کا ہوتا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔

ولایت علیؑ پر قائم حقیقی شیعہ صرف علیؑ کو اپنا رہبر، قائد، رہنما اور پیشوا مانتا ہے اور کسی باطل انسان کی پیروی نہیں کرتا۔ علیؑ کا حقیقی شیعہ کبھی کسی غیر معصوم کی تقلید نہیں کر سکتا۔ حقیقی شیعہ صرف معصومینؑ کی ہی تقلید و پیروی کرتے ہیں۔

حقیقی مومن کبھی دنیوی اقتدار کی خواہش نہیں رکھتا نہ ہی کسی انسان کے اقتدار اور حکومت کو تسلیم کرتا ہے۔ علیؑ کا شیعہ مومن صرف علیؑ کی بادشاہی اور حکومت پر ایمان رکھتا ہے۔

دنیا میں آج جتنے بھی سیاسی و مذہبی اقتدار و حکومت کے نظام ہیں سب غاصبین کے بنائے ہوئے باطل نظام ہیں اور کوئی بھی حقیقی مومن کبھی ان کا حصہ نہیں بن سکتا۔ مولا فرماتے ہیں کہ سیاست دماغ کا خلل ہے اور مومن پر حرام ہے۔ اب جو بھی کسی سیاسی نظام کا حصہ ہے وہ مومن تو نہیں ہو سکتا

دنیا میں جتنی بھی حکومتیں ہیں سب غصب شدہ حکومتیں ہیں۔ ان سب حکمرانوں نے حق معصومینؑ کو غصب کر کے حکومتیں بنائی ہیں۔ حقیقت میں حکومت کا حق صرف معصومینؑ کو ہے اور ہر غیر معصوم حاکم غاصب ہوتا ہے۔ ولایت علیؑ پر قائم حقیقی مومن کبھی کسی غاصب کا حامی نہیں ہو سکتا

ہر مومن پر لازم ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے ہر مقام پر ہر جگہ پے علیؑ کی حاکمیت، علیؑ کی بادشاہی، علیؑ کی سلطنت کا اقرار کرے، علی ولی اللہ کی گواہی

کی صورت میں نہ دے۔ ہر مومن پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ اپنی ہر عبادت کو ولایت علیؑ کی گواہی کے ساتھ انجام دے۔ حقیقی مومن ہمیشہ علیؑ کو رب حقیقی مان کر علیؑ کے در پر ہی سجدہ ریز ہوتا ہے اور علیؑ ولی اللہ کی گواہی دے کر مومن علیؑ کی الوہیت، معبودیت، ربوبیت، وحدانیت و معبودیت کا اقرار کرتا ہے۔ اور علیؑ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ آیت اللہ العظمیٰ کی امام بحق مولائی علی بلادر فرماتے ہیں جو بھی شخص کسی بھی عبادت کو بغیر اقرار ولایت علیؑ انجام دیتا ہے وہ ابلیس کی عبادت کرتا ہے۔ اپنی تمام عبادتوں (نماز، روزہ، حج، زکات) میں ولایت علیؑ کے اقرار کو شامل کرو۔ چونکہ باطل، منافقوں اور مومنوں کی عبادتوں میں وجہ فرق علیؑ ولی اللہ کا ہے۔ (بحوالہ کتاب تجلی ولایت)

معصومینؑ کے دشمنوں سے نفرت کا اظہار

حقیقی مومنوں پر لازم ہے کہ وہ محمدؐ و آل محمدؑ کے ہر دشمن پر ہر حال میں ہر دور میں تبرا کریں۔ معصومینؑ کے دشمنوں سے نفرت کا سرعام اظہار کرنا ہر مومن پر واجب ہے۔ تبرا فروع دین کا حصہ ہے اور اتنا ہی ضروری ہے جتنا نماز پڑھنا ضروری ہے۔ معصومؑ فرماتے ہیں جو ہمارے دشمنوں پر تبرا نہیں کرتا وہ ہمارے دشمنوں میں سے ہی ہوتا ہے کوئی شخص محمدؐ و آل محمدؑ سے محبت کا دعوا تب تک نہیں کر سکتا جب تک محمدؐ و آل محمدؑ کے دشمنوں پر لعنت نہ بھیج دے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ہر دور کے دشمنان معصومینؑ پر تبرا کیا جائے۔ ہر زمانے کے غاصب اور ظالم پر تبرا کیا جائے ہر دور کے عمر پر لعنت بھیجی جائے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ گزشتہ دور کے دشمنان معصومینؑ پر تو تبرا کیا جائے اور دور حاضر کے دشمنان معصومین کو چھوڑ دیا جائے۔

ہر دور کے منکران ولایت علیؑ اور دشمنان عزاداری حسینؑ پر تبرا کرنا ضروری ہے۔

جس طرح کل کے عمر، بکر، عثمان پر لعنت بھیجنا واجب ہے اسی طرح آج کے خامنہ ای، خمینی، سیستانی پر لعنت بھیجنا واجب ہے۔ جس طرح کل کے سفیانیوں پر تبرا کرنا واجب ہے اسی طرح آج کے دور کے وہابیوں اور مقصروں پر تبرا کرنا لازم ہے۔ جس طرح کل کے ابو موسیٰ اشعری، ابن قاضی شورے اور ابوحنیفہ جیسے مجتہدوں پر تبرا ضروری ہے ویسے ہی آج کے ہر [illegible] خمس خور مجتہد اور مقلدین پر لعنت بھیجنا ضروری ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ امام برحق مولا رضا جل جلالہ فرماتے ہیں ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ وہ ہمارے دشمنوں پر سرعام لعنت بھیجیں۔ ہمارے ہر دشمن پر کھل کر تبرا کرو بالخصوص ہماری دادی زہراؑ کے دشمنوں پر یعنی عمر اور ابوبکر پر زیادہ سے زیادہ لعنت بھیجو۔ اے شیعوں کسی بھی دور میں ہمارے دشمنوں پر تبرا کرنے کی روش کو ترک نہ کرنا۔ ہمارے دشمنوں پر تبرا کرنا ہمارے شیعوں کی پہچان ہے اور جو بھی ہمارے دشمنوں پر تبرا نہیں کرتا وہ ہمارا شیعہ نہیں ہو سکتا۔ بیشک ہمارے دشمنوں کی خامیوں کو سامنے لانے والے ہی حقیقی شیعہ ہیں اور جو ایسا نہیں کرتے وہ منافقین میں سے ہیں (بحوالہ کتاب اسرار عمر کشی)

مولاؑ کے فرمان سے واضح ہوا کہ حقیقی شیعہ وہی ہوتا ہے جو دشمنان معصومینؑ پر سرعام تبرا کرتا ہے اور جو معصومینؑ کے کسی بھی دشمن پر تبرا نہیں کرتا وہ منافقین میں سے ہوتا ہے۔

باطل بتوں کی پرستش

۱۴۰۰ سال پہلے مولاؑ نے رسول اللہؐ کے کاندھوں پر سوار ہو کر کعبے میں موجود تمام باطل بتوں کو شکست و نابود کر دیا تھا۔ مگر انسان باطل پرستی سے باز نہ آیا بس فرق اتنا پڑا کہ لوگوں نے مٹی کے بنے بتوں کی پرستش چھوڑ کر کچھ مخصوص انسانوں کو اپنا بت بنا لیا اور ان کی پرستش شروع کر دی۔

حقیقت میں قابل پرستش و عبادت ہستیاں صرف معصومینؑ کی ہیں جو حقیقتِ توحید ہیں۔ مگر لوگ معصومینؑ کی پرستش و عبادت چھوڑ کر باطل پرستی میں مصروف ہو گئے۔ انسانوں نے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش شروع کر دی اور جس جس سے متاثر ہوتے رہے اس کو پوجتے رہے۔ رسول اللہؐ نے تو فرما دیا تھا کہ سب انسان برابر ہیں اور کوئی کسی سے برتر نہیں مگر انسان معصومینؑ کے دیگر فرامین کی طرح اس قولِ معصومؑ کو بھی بھلا بیٹھے اور اپنے پسند کے انسانوں کو پوجتے رہے۔ اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

کچھ لوگوں نے ملا مولوی اور مجتہد کو اپنا بت مان لیا ہے اور ان کی پرستش میں مصروف ہیں۔ اس پرستش کے عالم میں لوگ اپنے پسند کے ملا مولوی اور مجتہد کو معصومینؑ کے القابات سے بھی نواز دیتے ہیں۔ کبھی اپنے پسند کے ملا کو مولا بنا دیتے ہیں تو کبھی اپنے پسند کے مجتہد کو آیت اللہ یا امام بنا دیتے ہیں۔ جبکہ معصومینؑ کے واضح فرامین موجود ہیں جس میں معصومینؑ نے فرمایا ہے کہ آیت اللہ اور امام صرف معصومینؑ ہوتے ہیں کوئی غیر معصوم اپنے آپ کو امام یا آیت اللہ نہیں کہلوا سکتا۔ اسی طرح مولا بھی صرف معصومینؑ کا لقب ہے اور اسے کسی انسان کے لیے استعمال کرنا شرک ہے۔

معصومینؑ کے القابات پر ڈاکہ ڈالنا اور انہیں غصب کر کے اپنے پسندیدہ انسان کو ان القابات سے مخاطب کرنا ہی تو شرک اور مقصری ہے

۔

دوسری طرف کچھ لوگ ایسے ہیں جو کسی علامہ یا ذاکر صاحب کو اپنا بت بنا لیتے ہیں اور ان کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں بھی وہی حال ہے یہ لوگ بھی معصومینؑ کے القابات پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور معصومینؑ کے القابات کو اپنے علامہ یا ذاکر صاحب کو دے دیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پسند کے علامہ یا ذاکر صاحب کو عالم

علمائے حق، قبلہ صاحب، فخر علما اور علما کا سردار یا سلطان جیسے القابات سے مخاطب کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ہم سب معصومینؑ علمائے حق ہیں اور ہم سب کے سردار مولا علیؑ ہیں۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں قبلہ میں ہوں۔

جب علمائے حق معصومینؑ ہیں اور علما کے سردار و سلطان مولا علیؑ ہیں اور قبلہ و کعبہ بھی مولاؑ ہیں تو یہ نجس انسان کس حق سے خود کو علمائے حق، علما کے سردار و سلطان اور قبلہ کہلواتے ہیں؟؟؟

جو افراد خود کو علمائے حق، قبلہ، عالم اور علما کا سردار یا سلطان کہلوا رہے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے؟؟؟

کیا یہ کھلی مقصری اور شرک نہیں؟؟؟

ان بتوں کے پجاریوں کی بھی عجیب عادت ہوتی ہے یہ لوگ اپنے مجتہد کے ملا مولوی مجتہد علامہ و ذاکر صاحب کی ہر اچھی بری چیز کو تسلیم کرتے ہیں اور کبھی ان پر تنقید برداشت نہیں کرتے۔ چاہے ان کے ملا مولوی مجتہد سرعام مقصری کرتے رہیں یا ان کے پسندیدہ ملاں یا ذاکر صاحب ذکر حسینؑ کی تجارت کرتے رہیں۔ یہ پجاری خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں۔

اور اپنے خود ساختہ بت کی ہر باطل حرکت کو برداشت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی ان کے بت پر تنقید کرے تو قیامت آجاتی ہے پجاری حضرات فوراً اپنے بت کی حفاظت کو نکل کھڑے ہوتے ہیں اور بے تکی اور بے جا بحث کے ذریعے باطل کو حق ثابت کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں مگر باطل باطل ہی رہتا ہے چاہے کچھ ہو جائے۔

باطل پرستوں کا ایک طریقہ ہے جب کوئی پیارا مجتہدوں کو امامت بنا لیتا ہے اور ان کی پرستش شروع کر دیتا ہے۔ حقیقی مومن جو امامت علیؑ پر قائم ہوتا ہے وہ کسی سیاسی و مذہبی گروہ یا پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتا کیونکہ وہ علیؑ کے گروہ اور جماعت کا حصہ ہوتا ہے۔ مگر بتوں کو پوجنے کے شوقین افراد مذہبی و سیاسی جماعتوں میں شامل ہوتے ہیں اور باطل اقتداروں کو تسلیم کرتے ہیں۔ مومنوں کے لیڈر و رہنما امام اور رہبر معصومؑ ہوتے ہیں مگر آج کل کسی بھی غیر معصوم انسان کو اپنا لیڈر و رہنما و رہبر مان لیا جاتا ہے اور اس کی پوجا شروع ہو جاتی ہے۔

لوگ ہر باطل انسان کی پوجا کر لیتے ہیں مگر خدا کی حقیقت یعنی معصومینؑ کی پرستش اور عبادت کرتے ہوئے لوگوں کو موت آتی ہے ۔

نہ جانے لوگ معبود حقیقی کو چھوڑ کر چند سکوں کی لالچ کے پیچھے پیدا ہونے والے انسانوں کی پرستش کیسے کر لیتے ہیں؟؟؟

مولاؑ نے انسان کو عقل اسی لیے دی ہے کہ وہ اپنے رب حقیقی اور معبود کو پہچانے اور باطل پرستی سے بچے مگر نہ جانے انسان عقل کا استعمال کیوں نہیں کرتے۔

اور جناب آج کل تو بڑی رونق لگی ہوئی ہے انسان اپنے جیسے دوسرے انسانوں کو سجدہ کر رہے ہیں اور ان کو خدا سمجھتے ہیں۔

یہی تو غلو ہے !!!

مولا جعفر صادقؑ سے جب غالیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو مولاؑ نے فرمایا غالی وہ ہیں جو مخلوق کو خالق کے برابر سمجھتے ہیں اور مولاؑ نے یہ وضاحت بھی فرما دی کہ ہم معصومینؑ خالق ہیں اور سب انسان مخلوق ہیں۔ اور انسانوں کو معصومینؑ کے برابر سمجھنا ہی غلو ہے۔

اب جو بھی ملا مولوی مجتہد علامہ یا ذاکر صاحب کو معصومینؑ کے القابات سے مخاطب کرتا ہے وہ بھی غالی ہے اور جو لوگ کسی انسان کو سجدہ کرتے ہیں وہ بھی غالی ہیں اور غالی کافر سے زیادہ نجس ہوتا ہے۔

مگر کیا کیا جائے !! انسان باطل پرستی سے باز نہیں آسکتے ان لوگوں کو تو کسی انسان کی پرستش کا شوق ہوتا ہے ان کا علاج مولا امام زمانہؑ

کے پاس ہی ہے۔

ایسے افراد کی تسلی میں مولا علیؑ کا ایک فرمان نقل کر رہا ہوں اگر آپ میں عقل ہے تو اپنی اصلاح کیجئے اور باطل پرستی سے باز رہیے اور کسی انسان کے آگے جھکنے سے پہلے ایک بار سوچ ضرور۔ مولا علیؑ نے فرمایا جو کوئی اپنی پرستش کرواتا ہے۔ جو بھی انسان ہوتے ہوئے خود کو اللہ سے زیادہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو کوئی بھی انسان ہوتے ہوئے دوسرے انسان کو اپنے آگے جھکاتا ہے وہ شیاطین میں سے ہے۔ ایسے افراد سے دوری اختیار کرو یہی افراد ہمارے قتل کے طالب ہیں کیونکہ قابل عزت و تکریم شخصیات صرف معصومینؑ کی ہیں۔

ناشر تبرا غلام علی کی تمام کتب INTERNET پر بھی پڑھی جا سکتی ہیں

www.booksofghulameali.webs.com